تحقیقاتِ نادرہ پر مشتمل عظیم الشان فقہی انسائیکلوپیڈیا

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ

فتاوٰی رضویہ

تصنیف لطیف:۔ اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمۃ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

اجمالی فہرست

فہرست رسائل

کتاب الحدود والتعزیر

(حدود اور تعزیر کا بیان)

مسئلہ ۲۵۲: ۱۸ محرم ۱۳۰۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کا یہ بیان ہے کہ زید نے مجھ سے زنا بالجبر کیا، گواہ معاینہ کا کوئی نہیں، اور یہ بیان اس عورت کا ہے کہ جس مکان میں واقعہ مذکور گزرا ہے اس میں سوائے میرے اور زید کے اور کوئی موجود نہ تھا، زید کا انکار ہے کہ میں نے زنا نہیں کیا البتہ تہدید کے لئے عورت مذکور کو سخت اور سست کہا تھا' اور وہ تہدید یہ تھی یعنی صبح کو جس وقت زید پانی بھرنے کو اپنے ٹھکانوں میں جانے لگا تو زید نے اس عورت کو خواب سے بیدار کیا کہ ہوشیار ہو جا ایسا نہ ہو کہ کوئی آوارہ آدمی کوئی چیز اٹھالے جائے، جب زید پانی بھر کر لوٹ آیا تو عورت مذکور کو سوتا پایا تو اس نے ایک لات چارپائی اس عورت میں ماری کہ ابھی تک غافل سورہی ہے کوئی مال اٹھالے جاتا تو کیا ہوتا، اور زید نے سخت اور سست بھی کہا، اس پر اس نے شور مچایا اور زید کو متہم بالزنا بالجبر کیا، آیا اس بارے میں بلحاظِ واقعاتِ صدر قولِ عورت قابلِ اعتبار ہے یا نہیں؟ اور دو شخص جن میں ایک مسلمان اور دوسرا ہندو یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے یہ سُنا کہ مکان میں سے آواز آتی ہے کہ یہ شخص میری آبرو اُتارے لیتا ہے۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب

اُس عورت کا قول ہرگز قابلِ اعتبار نہیں، بلکہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اُسے جھوٹ اور بہتان سمجھے اور مسلمان کے ساتھ نیک گمان کرے، جو لوگ اس بارے میں زنِ مذکورہ کو سچا جانیں گے وہ بھی سخت گنا ہگار اور اُس مرد کے حق میں گرفتار ہوں گے، شریعت کا حکم یہ ہے یا تو وہ چار گواہ مسلمان ثقہ پرہیزگار قابلِ شہادت زنا سے ثابت کرائے کہ وہ اُس وقتِ خاص میں اُس مکان معیّن میں اُس مرد کا اس عورت کے ساتھ زنا کرنا اور اپنا بچشم خود اُس کے بدن کو اُس کے بدن میں سُرمہ دانی میں سلائی کی طرح دیکھنا بیان کریں جب تو عورت اُس الزام سے بَری ہوگی اور مرد پر زنا کی حد آئے گی، ورنہ عورت کو اسّی کوڑے لگائے جائیں گے، اور جو لوگ اُس کا بیان سچا مان کر مرد پر یہ تہمت کریں گے وہ بھی اسّی اسّی کوڑے کھائیں گے۔ یہ سب حکم خود قرآن مجید میں مذکور۔ اس ملک میں کہ حدِ شرع جاری نہیں اتنا فرض ہے کہ مسلمان اُس عورت کو جھوٹا کذاب اور ناحق افتراء باندھنے والی سمجھیں، پس مسلمان اُس سے توبہ کرائیں اور وہ مجمع میں اپنے آپ کو جھٹلائے، اگر نہ مانے تو اُسے چھوڑ دیں کہ وہ سخت گناہ کی مرتکب ہوئی، اور اُن دو گواہوں کی گواہی عورت کو کچھ بھی مفید نہیں کہ اوّل فقط ایک گواہ ہے۔ کافر کی گواہی کچھ مقبول نہیں، دُوسرے وہ اپنی آنکھوں کا دیکھا کچھ نہیں کہتے، تیسرے سُننے میں بھی فقط اُس عورت کی آواز بیان کرتے ہیں، یہ خود مدعیہ ہے، مدعی کا قول مسموع نہیں، چوتھے آبرو اتارنا کچھ خاص زنا کرنے ہی کو نہیں کہتے مارنے پیٹنے یا مارپیٹ کا قصد کرنے پر بھی ایسا کلمہ کہا جاتا ہے، غرض گواہی محض مہمل ہے اور عورت کا قول سراسر باطل، اور مرد الزام سے بالکل بری، اور عورت پر جھوٹی تہمت کا الزام قائم اور اُس پر اس سخت گناہ سے توبہ فرض ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

مسئلہ ۲۵۳

۶ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی بے دیکھے کسی مسلمان پر تہمت لگائے کہ اُس نے اپنی بیٹی کے ساتھ زنا کیا اور اُس شخص پر نہ کوئی ثبوت ہے نہ گواہی، تو ایسی تہمت لگا کر بدنام کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا۔

الجواب

سخت حرام قطعی گناہِ کبیرہ ہے، ایسی تہمت رکھنے والا اللہ تعالٰی کے بڑے عذاب کا مستحق ہوتا ہے، اللہ عزّوجل نے حکم فرمایا کہ ایسے شخصوں کو اسّی کوڑے مارو اور اُن کی گواہی کبھی نہ سُنو اور وہ فاسق ہیں، یہاں کوڑے تو نہیں لگا سکتے لہٰذا اسی قدر کریں کہ جب تک وہ تہمت رکھنے والا مجمع میں توبہ نہ کرے اور

صاف صاف اس اپنی ناپاک گفتگو سے باز نہ آئے اُس وقت تک مسلمان اس سے ملنا جلنا اُس کے پاس اُٹھنا بیٹھنا اُس کی شادی بیاہت میں شریک ہونا، اپنی شادی بیاہت میں اُسے شریک کرنا یک قلم چھوڑیں کہ وہ اس تہمت کے اٹھانے سے ظالم ہے، اور ظالم کے پاس بیٹھنے کو قرآن مجید میں منع فرمایا، اور ایسی تہمت کا ثبوت کسی گواہی سے ہرگز نہیں ہوسکتا جب تک چار مرد نمازی پرہیزگار ثقہ متقی جو نہ کوئی گناہِ کبیرہ کرتے ہوں نہ کسی گناہِ صغیرہ پر اصرار رکھتے ہوں نہ کوئی بات خلافِ مروت چھچھورے پن (جیسے سر بازار کھانا کھانا یا شارع عام پر سب کے سامنے پیشاب کرنا) کی کرتے ہوں ایسے اعلیٰ درجہ کے متقی مہذب بالاتفاق ایک وقت ایک مکان میں اپنی آنکھ سے دیکھنا بیان کریں کہ ہم نے اس کا بدن اس کے بدن کے اندر خاص اس طرح دیکھا جیسے سُرمہ دانی میں سلائی۔ اگر ان امور سے ایک بات بھی کم ہوگی مثلاً گواہ چار سے کم ہوں یا چوتھا شخص اُس اعلیٰ درجہ کا نہ ہو یا ہوں تو سب اعلیٰ درجہ کے اور چار پانچ نہیں بلکہ دس بیس مگر اُن میں مرد تین ہی ہوں باقی عورتیں یا کچھ گواہ آج کا واقعہ بیان کریں کچھ کل کا، یا کچھ کہیں ہم نے اس مکان میں دیکھا کچھ کہیں دوسرے میں، یا یہ سب باتیں جمع ہوں اور تین گواہ صاف صاف یہ بھی گواہی دے چکے ہوں کہ ہم نے اس کا ذکر اس کی فرج داخل میں اسی طرح دیکھا جیسے سُرمہ دانی میں سلائی، مگر چوتھا اتنا کہے کہ میں نے اس کا برہنہ ذکر اس کی برہنہ فرج کے مُنہ پر رکھا دیکھا مثلاً نصف حشفہ تک اندر کیا ہوا دیکھا، تو ان سب صورتوں میں یہ گواہیاں مردود اور وہ تہمت باطل اگرچہ اس قسم کی سَو دو سَو گواہیاں گزریں اصلاً ثبوت نہ ہوگا بلکہ تہمت کرنیوالے زنا کی گواہی دینے والے خود ہی سزا پائیں گے یہ سب احکام قرآن مجید و حدیث شریف و کُتبِ فقہ میں صاف مذکور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۵۴: از بڑودہ گجرات کلاں محلہ بھُوتنے کا جھاپہ نظام پورہ مرسلہ امراؤ بائی بنت غلام حسین حالہ ۱۶ رجب ۱۳۳۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک آدمی اور ایک عورت کے ہمراہ کسی کام ضروری کے لئے کہیں بھیجا، بعد واپس آنے کے نان و نفقہ موقوف کردیا کچہری گائکواڑی میں مقدمہ ہے، کچہری کہتی ہے نان و نفقہ کیوں نہیں دیتا، خاوند کہتا ہے بغیر حکم میرے کیوں گئی، عورت نے گواہ شاہد قولی پیش کئے کہ اس نے عورت کو جانے کے لئے حکم دیا عورت کہتی ہے کہ مجھے میرے خاوند نے بہتان لگایا میری آبرو لی جو شخص اپنی عورت کی آبرو لے شریعت میں اس کی کیا سزا ہے؟ فریبی دغا باز و جعلساز کے لئے کیا حکم ہے؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب

بہتان اُٹھانا ناجائز طور پر آبرو لینا، جعل دغا فریب یہ سب باتیں گناہ ہیں خواہ اپنی عورت کے ساتھ

ہوں خواہ کسی کے ساتھ، اور ان گناہوں کے لئے شرع نے کوئی حد مقرر نہ فرمائی تو ان میں سزائے تعزیر ہے جس کا اختیار حاکم شرع کو ہے، جو سزا مناسب جانے دے، مگر مارے تو انتالیس (۳۹) کوڑوں سے زیادہ نہ مارے، اور امام ابویوسف کے نزدیک پچھتر، اور اسی پر فتوٰی ہے۔ اشباہ میں ہے:

ضابطة التعزیر کل معصیة لیس فیها حد مقدر ففیه التعزیر[1]۔

ضابطۂ تعزیر یہ ہے کہ جس گناہ کے لئے کوئی حد مقرر نہ ہو اس پر تعزیر ہے۔ (ت)

اسی میں ہے:

من اٰذی غیرہ بقول اوفعل یعزر کذا فی التاتارخانیة[2]۔

جس نے کسی دوسرے کو اپنے عمل یا قول سے اذیت دی تو اس پر تعزیر ہے، جیسا کہ تاتارخانیہ میں ہے۔ (ت)

درمختار میں ہے:

التعزیر لیس فیه تقدیر بل ھو مفوض الی رأی القاضی[3]۔

تعزیر میں سزا مقرر نہیں ہے بلکہ وہ قاضی کی رائے پر موقوف ہے۔ (ت)

اسی میں ہے:

اکثرہ تسعة وثلثون سوطا لو بالضرب[4]۔

تعزیر زیادہ سے زیادہ انتالیس (۳۹) کوڑے ہیں، یہ سزا مارنے کی ہے۔ (ت)

پھر یہ حکم بہتان زنا کے سوا اور بہتانوں میں ہے اور اگر مرد اپنی عورت کو صاف زنا کی تہمت لگائے خواہ بالقصد تہمت لگانا ہی منظور ہو یا جس طرح بیباک عوام میں کچھ لفظ دشنام کے رائج ہیں کہ غصہ میں زبان سے نکالتے ہیں اور اُن کے معنٰی میں صراحۃً زنا کا .... (جواب ناقص ملا)

مسئلہ ۲۵۵ تا ۲۶۴: از نیپال گنج بازار ڈاک خانہ روپی ڈیہہ ضلع بہرائچ مسئولہ مولوی حبیب اللہ و محبوب علی شاہ دوشنبہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک محصن مرد اور محصنہ عورت بعلت زنا مشتہر ہو کر دونوں نے بجلسۂ عام اقرارِ زنا کیا گو موقعہ کے

---

[1] الاشباہ والنظائر کتاب الحدود والتعزیر ادارۃ القرآن کراچی ۱/۲۸۵
[2] " " " " " " " " ۱/۲۸۴
[3] و [4] درمختار باب التعزیر مطبع مجتبائی دہلی ۱/۳۲۶

عینی شاہد نہیں ملے مگر تحقیقات سے رموز زنا اور زانی و زانیہ کے پیام وسلام قول وقرار تک کے ثبوت بھی ملے۔

(۲) اب یہ عقود فسخ ہوئے یا قائم رہے؟

(۳) اور عورت زانیہ کے شوہر کو اُسے طلاق دینا لازم ہے یا نہیں؟

(۴) اگر لفظ طلقتك نہیں کہا اور طلاقنامہ لکھ کر دے دیا جس کی نقل منسلکہ استفتاء ہذا ہے جس روز سے یہ تحریر دی ہے اس روز سے مواجہہ نہیں ہُوا ایک روز قبل نمازِ جمعہ میں زانیہ کے شوہر نے طلاق بائنہ کا اقرار کیا لہٰذا یہ طلاق بائنہ ہُوئی یا نہیں؟

(۵) اگر عورت مطلقہ نے خود طلاق مانگی تھی اور عدت بھی توڑ دی ہے اس صورت میں اب زانیہ کے شوہر کو مہر و مصارفِ عدت ادا کرنا چاہیئے یا نہیں؟

(۶) اور ایسے زانی و زانیہ کی اگرچہ شرعی سزا دینا یہاں پر اس وقت غیر ممکن ہے تو حاکمِ وقت مقامی سے حسبِ قانونِ حکومت سزائے زنا دلانے کا عذر دار ہونا لازم ہے یا نہیں؟

(۷) مردِ محصن زانی کا بھی عقد فسخ ہُوا یا نہیں؟

(۸) ایک گروہِ کثیر نے مردِ محصن زانی کے ساتھ میل جول و حُقّہ پانی ترک کر دیا ہے لیکن چند اشخاص نے جن میں سے صرف دو شخص خواندہ عقائدِ وہابیہ دیوبندیہ اور ایک شخص خواندہ اہلسنّت وجماعت جو کہ اشخاص عقائدِ وہابیہ مذکرہ کا صرف ہم مشرب ہے بقیہ اشخاص ناخواندہ ہیں انھوں نے زانی و زانیہ کو توبہ کرا کے میل جول حقّہ پانی دے کر ہم پیالہ وہم نوالہ ہو گئے ہیں بدیں باعث بڑے گروہ نے اُن سب کا بھی میل جول حقہ پانی ترک کر دیا ہے یہ ترک کرنا جائز ہے یا نہیں، اور یہی چند اشخاص اس زنا کے محرک معلوم ہوتے ہیں۔

(۹) شوہرِ زانیہ کا پیش امام جامع مسجد و مدرس مدرسہ اسلامیہ ہے اس واسطے تنبیہًا ان زانی اور زانیہ کی موافقِ رسم و رواج حال کے کیا سزا ہونی چاہیئے؟

(۱۰) اور زانی و زانیہ کے شریک داران مذکرہ بھی کسی قسم کی سزا کے مستوجب ہیں یا نہیں؟ بیّنوا توجروا معہ الکتاب۔

نقل طلاق نامہ: منکہ محمد جواد ولد حسین علی متوطن لکھنؤ ساکن نیپال گنج، جو کہ مسماۃ منیرا نو مسلم میرے عقد و نکاح میں نو سال سے تھی اب مسمّاۃ مذکورہ کی بدچلنی ثابت ہونے سے اور زبانی خود سے تعلق بے جا کے اقرار سے میں طلاق اس کے طلب برضا و رغبت طلاق دیتا ہوں اور یہ چند کلمہ بطریق طلاق نامہ کے لکھ دیے کہ سند رہے اور وقت پر کام آئے۔ العبد محمد جواد بقلم خود۔ گواہ شد نور محمد بقلم خود۔ مورخہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ مطابق ۷ اگنے کنوار ۱۹۷۵ سنہ بمواجہہ فقیر بخش و بدلو و منّے لَلّہ وغیرہم کے یہ تحریر لکھی گئی۔

الجواب

(۱ و ۲) ایسی بازاری باتوں سے زنا کا ثبوت نہیں ہوسکتا جب تک کافی شہادت شرعیہ یا کافی اقرار زانی یا زانیہ نہ ہو، اور اگر زنا ثابت بھی ہو تو اس سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا مگر ایسا زنا جس سے مصاہرت ثابت ہو جیسے شوہر کے باپ یا بیٹے سے کہ اس صورت میں البتہ نکاح فاسد ہوجاتا ہے۔

(۳) زانیہ کو طلاق دینا شوہر پر لازم نہیں۔ درمختار میں ہے:

لایجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ۔[1] فاجرہ عورت کو طلاق دینا خاوند پر واجب نہیں ہے(ت)

(۴) طلاق جس طرح زبان سے ہوتی ہے اُسی طرح قلم سے، جبکہ بلا مجبوری شرعی لکھا ہو۔ اشباہ میں ہے الکتاب کالخطاب[2] (تحریر بھی خطاب کی طرح ہوتی ہے۔ ت)، طلاقنامہ سے طلاق رجعی ثابت ہوتی ہے، لیکن شوہر نے اگر طلاق بائن کا اقرار کیا تو بائن ہوگئی۔

(۵) مہر بہرحال دینا ہوگا اور عورت پر فرض ہے کہ عدت اُسی مکان میں پُوری کرے۔

قال اللہ تعالٰی لا تخرجوھن من بیوتھن ولایخرجن الا ان یأتین بفاحشۃ مبینۃ۔[3] اللہ تعالٰی نے فرمایا: تم بیویوں کو گھروں سے نہ نکالو اور نہ وُہ خود نکلیں اِلّا یہ کہ وُہ کُھلے بندوں فحش کاری کریں۔ (ت)

اس حالت میں تاختم عدت شوہر پر لازم ہوگا کہ اُسے نفقہ دے۔

(۶) ہرگز نہیں، سزا دہی ہے جو مطابق شرع ہے اور اس کے خلاف کی خواستگاری ناجائز۔

قال اللہ تعالٰی ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئك ھم الظّٰلمون۔[4] اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور جو اللہ تعالٰی کے نازل کئے ہوئے پر حکم نہ کریں تو وہ لوگ ظالم ہیں۔ (ت)

وقال اللہ تعالٰی وقد امروا ان یکفروا بہ۔[5] اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: ان کو حکم دیا گیا کہ اس سے انکار کریں۔ (ت)

(۷) زانی کے نکاح پر زنا سے کوئی اثر نہیں پڑسکتا مگر یہ کہ اُس سے مصاہرت ثابت ہو جیسے اپنی

---

[1] درمختار کتاب النکاح ۱/۱۹۰ و کتاب الحظر والاباحۃ ۲/۲۵۴ مجتبائی دہلی

[2] الاشباہ والنظائر الفن الثالث احکام الکتابۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲/۱۹۶ و ۱۹۷

[3] القرآن الکریم ۶۵/۱ [4] القرآن الکریم ۵/۴۵

[5] 〃 〃 ۴/۶۰

زوجہ کی ماں یا بیٹی سے۔

(۸) اگر ان لوگوں نے زانی و زانیہ کی توبہ کے بعد ان سے میل جول کیا ہے تو اُن پر اس سے کچھ الزام نہیں اور اس بنا پر اُن کا حقہ پانی بند کرنا ناجائز ہے، اور اگر بغیر توبہ کئے میل جول کر لیا تو بیجا کیا اس حالت میں بطور تنبیہ اُن کا حقہ پانی بند کرنے میں حرج نہیں، توبہ کے لئے اولیاء کا مواجہہ ضرور نہیں، ہاں بنظر حق العبد اُن کی معافی کی ضرورت ہے مگر بغیر اس کے جتنی توبہ کی ہے وہ بھی نامعقول سمجھی جائے، یہ محض باطل ہے۔ دیوبندی عقیدے والے خود مرتد ہیں اور اُن سے میل جول مطلق حرام۔ اس واقعہ پر اس کو بنا کرنا اور یہ نہ ہوتا تو اُن سے میل جول رکھنا جہل و ضلالت ہے یونہی وُہ جو دیوبندیہ سے میل جول رکھتا ہو اگرچہ اپنے آپ کو سُنّی کہتا ہو سخت فاسق ہے اور مسلمانوں کو اس سے قطع تعلق لازم۔

قال اللہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار[1]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ظالم لوگوں کی طرف میلان نہ کرو ورنہ تمہیں آگ چھُو لے۔ (ت)

(۹) یہاں ترکِ تعلق کے سوا کوئی سزا جاری نہیں ہو سکتی اور زنائے زن سے شوہر پر کچھ الزام نہیں جبکہ وہ اس پر راضی نہ ہو۔

قال اللہ تعالیٰ ولا تزر وازرۃ وزر اخری[2]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کوئی جان دوسرے کا بوجھ (گناہ) نہ اٹھائے گی (ت)

(۱۰) اگر وُہ زنا میں ساعی تھے یا بعد زنا بلا توبہ ان کے حامی ہوئے تو وہ بھی مستحقِ سزائے شرع ہیں ورنہ نہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۵

۲۸ صفر ۱۳۱۱ھ

چہ می فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین اندریں معنی کہ مثلاً زید کہ با خالد دوستی دارد و با زنِ او مرتکب فعل زنا شد و خالد ازیں امر کہ مکروہ تر و ناپسندیدہ تر نزد او بود روادار تفضیح و رسوائے زید نشدہ و بدیں سبب کہ دوست او بود او را نزد قاضی برائے مواخذہ و اجرائے حد شرع نہ برد بلکہ چشم پوشی کرد

علماءِ دین و مفتیانِ شرع متین کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ زید خالد کا دوست تھا اور اس کی بیوی سے زید نے زنا کیا تو خالد اس بدترین فعل کے باوجود زید سے رواداری کرتے ہوئے اس کی ذلت و رسوائی کے درپے نہ ہُوا اور دوستی کی وجہ سے قاضی کے ہاں مواخذہ اور شرعی حد کے لئے اس کو پیش نہ کیا بلکہ چشم پوشی

---

[1] القرآن الکریم ۱۱/ ۱۱۳

[2] القرآن الکریم ۶/ ۱۶۴ و ۳۵/ ۱۸

بکراہت تمام، و بہمیں اکتفا کرد کہ الآن او را از دوستی خود خارج کرد و زن خود را طلاق داد یا درصورتیکہ ایں زن توبہ کرد او را از زوجیت خود خارج نکرد پس ایں چشم پوشی خالد کہ نسبت زید واقع شد چگونہ است آیا داخل احسان و مروت است یا نے؟ بیّنوا تؤجروا۔

سے کام لیا اور انتہائی ناراضگی کے باوجود صرف اتنا کیا کہ اب زید سے دوستی ختم کر دی اور اپنی بیوی کو طلاق دے دی، یا بیوی کی توبہ پر اس کو زوجیت سے خارج نہ کیا، زید کے بارے میں خالد کی یہ چشم پوشی کیا حیثیت رکھتی ہے؟ کیا اسے احسان و مروت قرار دیا جائے گا یا نہیں؟ بیّنوا توجروا۔ (ت)

الجواب

برنسبت زید احسان بودنش خود پیداست و اگر باوصف غیرت محمودہ شرعیہ محض بہ نیت پردہ پوشی مسلمانان صبر و ستر پیش گرفت خود داخل فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ[1] ست۔ واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم۔

زید پر احسان ہونے میں کیا شک ہے اور اگر شرعی طور پر پسندیدہ غیرت رکھتے ہوئے مسلمان کی پردہ پوشی کی نیت سے صبر کرتے ہوئے درگزر کیا تو اللہ تعالٰی کے اس ارشاد میں داخل ہے "جس نے معاف کیا اور اصلاح کی کوشش کی تو اس کا اجر اللہ تعالٰی کے کرم پر ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم (ت)

مسئلہ ۲۶۶: از سیتا کلاں پرگنہ نواب گنج ضلع بریلی مرسلہ سید زائر حسین ٹھیکیدار ۲۲ شعبان ۱۳۳۷ھ

السلام علیکم، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت قبل شوہر کسی غیر مرد سے اپنے خاوند کے نزدیک مشکوک ہوئی اور مرد کہتا ہے کہ میں نے فعل حرام کیا اور عورت کہتی ہے کہ نہیں، لہٰذا ہر دو شخص مسلمان ہیں فاعل از رُوئے حلف کہتا ہے کہ میں فعل شنیعہ کا مرتکب ہُوا اور مفعول کہتا ہے کہ نہیں بلکہ اس کا ایسا ارادہ تھا چونکہ مطلب برآری نہیں ہُوئی بدیں وجہ ناحق الزام لگاتا ہے اب ایسی صورت میں جب فاعل مفعول دونوں مخلف بکلام الٰہی ہیں تو کس کا اعتبار کیا جائے، میرے نزدیک دونوں شخص مکر کے پھرتے ہیں اور دونوں حلف اُٹھاتے ہیں ایسی صورت میں فاعل سچا یا مفعول سچا یا کیا؟

الجواب

وعلیکم السلام، وُہ مرد عورت دونوں اپنے اپنے حق میں سچے مانے جائیں گے اور دوسرے کے

---

[1] القرآن الکریم ۴۲/ ۴۰

حق میں جھوٹے، عورت جو انکار کرتی ہے سچ کہتی ہے اُسے جو فقط بربنائے قولِ مرد زنا کی تہمت لگائے گا سخت گنہگار اور اسّی کوڑوں کا سزاوار ہوگا۔ مرد جو اپنے زنا کا اقرار کرتا ہے اسے زانی مانا جائے گا، اسلامی سلطنت ہوتی تو سزا پاتا، اب اسی قدر ہوسکتا ہے کہ اسے برادری سے خارج کیا جائے، مسلمان اس سے میل جول چھوڑ دیں جب تک علانیہ توبہ نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۷ ذوالفقار گنج شہر بریلی مسئولہ بابو مورخہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین در بارۂ زید مقدمہ زنا میں بروقت اطلاع یابی مقدمہ اہل برادری نے چند پنچوں اہل برادری کو برائے تفتیش مقدمہ خاص موقع متنازعہ پر بھیجا موقع پر پہنچ کر تمام سکنائے اہل محلہ سے دریافت کیا تو معلوم ہُوا کہ درحقیقت یہ امر صحیح ہے، بدیں وجہ ہمارے یہاں سے خورد و نوش نشست و برخاست بند ہے لہذا بیان ملزمان و شہادت باظہار حلفی گواہان مندرجہ ذیل بخدمت شرع شریف پیش ہے کیا حکم ہے؟ اور ہم لوگوں کو کیا عمل کرنا چاہیے؟ بیّنوا توجروا۔

(۱) بیان زید کے لڑکے کی زوجہ کا میرے بارہ میں سب لوگ غلط بیان کرتے ہیں میں نے کسی سے کچھ نہ کہا۔

(۲) ازطرف گواہان عزیز و اقربا: واضح ہو کہ زید کے لڑکے کی زوجہ باقرارِ زنا اس وجہ سے انحراف کرتی ہے کہ اہل برادری نے ملزمان کو تاکیداً منع کردیا تھا کہ ہرگز اس خسر سے کوئی تعلق نہ رکھنا مگر باوجود منع کرنے کے ملزمہ بہمراہی اپنی خوشدامن و خسر کے عدم موجودگی اپنے شوہر کے چلی آئی، معلوم ہوتا ہے کہ بخوبی سکھلا پڑھا دی گئی بدیں وجہ یہ انحراف ہے۔

(۳) شہادت باظہار حلفی حافظ عبدالرحمن صاحب: زید کی زوجہ کی زبانی معلوم ہُوا کہ میرا شوہر زید لڑکے کی بیوی کی چھاتی پکڑتا تھا میں نے منع کیا چھاتی کیوں پکڑتا ہے تجھ کو شرم نہیں معلوم ہوتی؟ جواب دیا میرا مال ہے، میں نے بافسوس کہا کہ میرا لڑکا اس بہو نے تو لیا مگر میرا شوہر بھی چھین لیا، یہ ایسی بہو تھی جبکہ یہ واقعہ زید کے لڑکے کے سامنے بیان کیا تو اُس نے خاموشی اختیار کی۔

(۴) باظہار حلفی منشی نبی بخش صاحب پابندِ صوم و صلوٰۃ: میں نے اپنے کانوں سے سُنا کہ زید کی زوجہ اپنے گھر میں زید سے بغصّہ کہتی تھی کہ تم لڑکے کی زوجہ کی چھاتی کیوں پکڑتے ہو تم کو کیا حاصل ہے تم کو شرم نہیں آتی؟ زید نے جواب دیا ہمارا مال ہے ہم کو اختیار ہے۔ بعدہٗ زید کی زوجہ میرے مکان پر میری زوجہ کے پاس آئی تو اس وقت اس سے دریافت کیا کہ روزانہ تمہارے گھر کیا جھگڑا فساد رہتا ہے؟ جواب دیا کہ اس میرے لڑکے کی بیوی نے لڑکے کو تو لیا مگر میرے خاوند کو بھی چھین لیا ضرور ایک دن خونریزی ہوگی۔

(۵) بیان محمد بخش صاحب: بموجب منشی نبی بخش صاحب کہ فی الواقع صحیح ہے بلکہ ایک دن ایسا اتفاق